8 نظام ادائیگی

مالی انفراسٹرکچر میں بہتری کے ساتھ ادائیگی کے نظام نے کم سے کم وقت میں اور کسی اہم خرابی کے بغیر بلند تر حجم اور بڑی مالیت کے سودے مؤثر طور پر طے کیے۔ پاکستان رئیل ٹائم مینجمنٹ سسٹم (پرزم) نے مؤثر طور پر زیادہ بڑی مالیت اور مقدار کے سودوں کا تصفیہ کیا اور منڈی کی سیالیت کے مسائل کے زمانے میں بھی بازار کو درکار فنڈنگ کی فراہمی ممکن بنائی۔ اسی طرح ماضی کے رجحان کے مطابق رئیل ٹائم آن لائن بینکاری کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باعث خردہ بینکاری کے سودوں کی مقدار اور حجم میں اضافہ ہوا جس کے نتیجے میں ای بینکاری سودوں کا حجم بتدریج لیکن مسلسل بڑھتا رہا۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے خودکار نظام ادائیگی و چکتائی میں بہتری لانے پر زور دینے کے باعث 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مالیت اور تعداد دونوں اعتبار سے سودوں میں اضافہ ہوا۔ اطلاعی ٹیکنالوجی کے انفراسٹرکچر میں مالی شعبے کی طرف سے سرمایہ کاری کی بنا پر نظام ادائیگی کے طریقے میں بہتری آئی اور اسی طرح بنیادی بینکاری کے طریقہ ہائے کار سے بھی عملی کارکردگی کو بہتر بنانا، خدمات کی موزوں تر فراہمی اور نظاموں کی ساکھ کو بلند تر کرنا ممکن ہوا۔ مزید یہ کہ ادائیگی اور چکتائی کے طریقہ کار میں مسلسل بہتری اور مصنوعات کے بڑھتے ہوئے تنوع سے نظام کو دباؤ کے حالات میں بھی اپنی کارگزاری اور لچک کو ثابت کرنے کا موقع ملا۔

شکل 8.1: پرزم سودوں کا بڑھتا ہوا رجحان

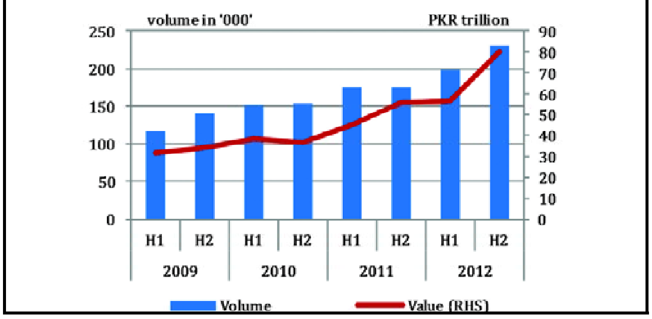

جدول 8.1: نظام ادائیگی کے طریقہ ہائے کار کا خاکہ				
	2012ء کی پہلی ششماہی		2012ء کی دوسری ششماہی	
طریقہ کار	حجم	مالیت	حجم	مالیت
حجم ہزار میں مالیت ٹریلین روپے میں				
پرزم	198.9	56.9	231.9	80.9
خردہ ادائیگیاں	325100	64.3	331600	66.4
کاغذ پر مبنی	179900	51.0	180800	52.5
ای سودے	145200	13.4	150800	14.0

پاکستان رئیل ٹائم سیٹلمنٹ مکینزم (پرزم) نے بازار سیالیت کے دباؤ کے حالات میں بھی بڑی مالیت[94] اور حجم کے مؤثر تصفیے کو ممکن بنایا۔ اس مقصد کے لیے اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ مدت کے دوران لگ بھگ 3.7 ٹریلین روپے (مجموعی مالیت کا 4.7 فیصد) کی انٹرا ڈے لکویڈٹی فیسلٹی (ILF) فراہم کی۔ اسی طرح ماضی کے رجحانات کے مطابق خردہ بینکاری میں سودوں کی مالیت اور حجم 2012ء میں بالترتیب 3.3 فیصد اور 2 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 8.1**) جس کے نتیجے میں ای بینکاری سودوں کا حجم بتدریج لیکن مسلسل بڑھتا رہا۔

پرزم نے کثیر جہتی بین البینک چکتائیوں کو ممکن بنایا---

اسٹیٹ بینک میں قائم پرزم ایک بڑی مالیت کا نظام ادائیگی ہے جو حقیقی وقت کی بنیاد پر بڑی مالیت کے حکومتی تمسکاتی سودوں کی مؤثر چکتائی کو یقینی بناتا ہے جس سے خطرہ چکتائی کم سے کم ہوجاتا ہے۔[95] بڑی مالیت کے کسی نظام ادائیگی کی صلاحیت کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ مؤثر طریقے سے بڑی مالیت کے اہم سودوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو سنبھالنے کی کتنی

94 پرزم سودوں کو بلند مالیت کے سودے شمار کیا جاتا ہے جس کی وجہ بلند اوسط سائز فی سودا ہے حالانکہ ان سودوں کے لیے کوئی نچلی حد مقرر نہیں کی گئی ہے۔

95 پرزم نے جولائی 2008ء میں بین البینک بازارِ زر کے سودوں اور بازار مبادلہ کے ملکی جز کی چکتائی کے ساتھ کارروائیاں شروع کیں۔ تب سے پرزم کا دائرہ وسیع ہوگیا ہے اور بتدریج اس میں متعدد خدمات شامل ہوگئی ہیں جیسے (الف) حکومتی تمسکات کی چکتائی، (ب) انٹرا ڈے لکویڈٹی فیسلٹی، (ج) اسٹیٹ بینک کے سودوں جیسے بازارِ زر کے سودوں/نیلامی کی چکتائی، (د) نفٹ کے توسط سے بیچز کی صورت میں موصولہ بین البینک فنڈ منتقلیوں کی چکتائی، (ہ) بینک کا اپنا اکاؤنٹ ٹرانسفر، اور (و) اسٹاک ایکسچینج کے ارکان کی ان کے چکتائی بینکوں کے توسط سے اضافت۔

استعداد رکھتا ہے۔ تفصیلی تجزیے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پرزم کے ذریعے طے پانے والے سودوں کی مجموعی قدر 2012ء کی دوسری ششماہی میں 80.6 ٹریلین روپے تک جا پہنچی جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں سودوں کی قدر سے تقریباً 42 فیصد زیادہ ہے (**شکل 8.1**)۔ چنانچہ 2012ء کی پہلی ششماہی کے 288 ملین روپے کے مقابلے میں 2012ء کی دوسری ششماہی میں بڑی مالیت کے اوسط سودے 347 ملین روپے تک پہنچ گئے۔ اوسط سودے میں اضافے کی وجہ سے بازار کی قلیل مدتی سیالیت کی ضرورت پوری کرنے میں بطور ضمانت بلند مالیت کی حکومتی تمسکات کی چکتائی میں 66 فیصد اضافہ تھا۔ پرزم کے ایک اور جز بین البینک فنڈ ٹرانسفر کی مالیت 15.5 فیصد بڑھ گئی (**شکل 8.2**)۔

شکل 8.2: پرزم سودوں کا جز

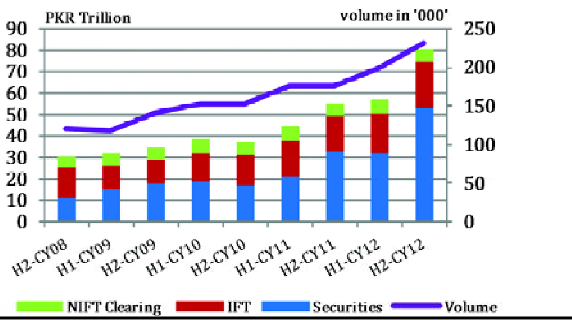

شکل 8.3: پرزم میں آئی ایل ایف کا استعمال (ارب روپے)

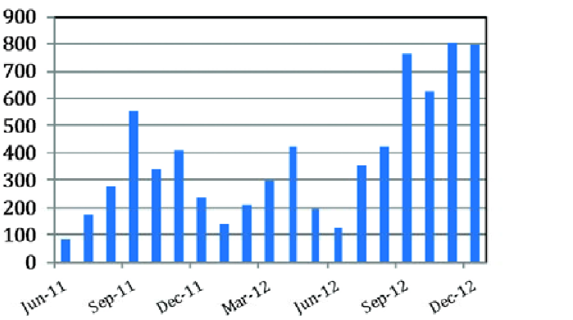

شکل 8.4: خردہ ادائیگی کا رجحان

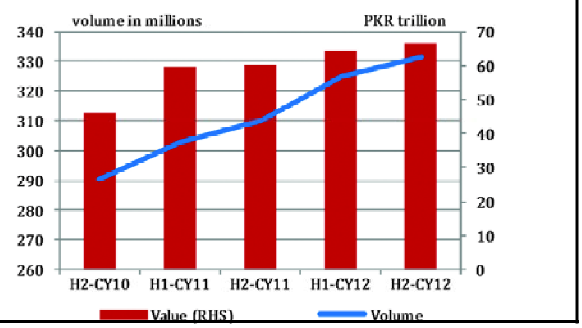

پرزم نے کامیابی سے چکتائی کے خطرے کو نمٹایا---

بڑی مالیت کی ادائیگی کو درپیش اہم ترین خطرہ چکتائی کا خطرہ ہوتا ہے جو مارکیٹ کے دباؤ کی صورت میں حقیقت بن سکتا ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے اور بڑی مالیت کی ادائیگیوں کی مناسب طور پر چکتائی کو ممکن بنانے کے لیے بینک عارضی فنڈنگ کی قلت کی صورت میں اسٹیٹ بینک سے آئی ایل ایف لے سکتے ہیں۔[96] 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران مارکیٹ میں سیالیت کے دباؤ کے باعث بینکوں/ڈی ایف آئیز نے آئی ایل ایف کا استعمال خاصا بڑھا دیا۔ چنانچہ اس میں لگ بھگ 88 فیصد اضافہ ہوگیا۔ اس کی بنا پر بینکوں کو سودے چکانے اور پرزم میں کیوز اور گرڈلاکس[97] سے بچنے کا موقع ملا۔ اسی طرح آئی ایل ایف کے استعمال اور پرزم کے سودوں کا تناسب 2012ء کی دوسری ششماہی میں تقریباً دگنا ہوگیا اور پچھلی ششماہی کی نسبت 4.7 فیصد تک پہنچ گیا۔ جولائی 2008ء میں پرزم کے آغاز کے بعد سے آئی ایل ایف کی مالیت بڑھتی رہی اور خاص طور پر جون 2011ء کے بعد خاصی بلند رہی جو بازار میں سیالیت کے مستقل دباؤ کا نتیجہ تھا (**شکل 8.3**)۔

خردہ ادائیگی کے سودوں میں مناسب نمو ہوئی---

مالی نظام خردہ ادائیگی کی متعدد خدمات مہیا کرتا رہا (**شکل 8.4**)۔ خردہ نظام ادائیگی میں روایتی نقد سودے اور جدید ٹیکنالوجی پر مبنی ای بینکاری طریقے بشمول کارڈ کے ذریعے ادائیگیاں، مرچنٹ چکتائیاں اور موبائل فون کے ذریعے سودوں کی چکتائیاں شامل ہیں۔ بہرحال سب سے زیادہ ادائیگیاں نقد کے ذریعے کی گئیں خصوصاً فرد تا فرد (P2P) جو عوام میں سیالیت کا ترجیحی طریقہ ہے۔ نقد سودوں سے منسلک متعدد مسائل کے باوجود[98] لوگ ثقافتی پہلوؤں، مالی نفوذ کی پست سطح[99]، کم آگہی اور ٹیکس کی ممکنہ بچت کی خاطر دستاویزیت سے گریز کی بنا پر نقد سودوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

96 آئی ایل ایف سو فیصد ضمانتی سہولت ہے جس میں ایک دن کے اندر صفر لاگت ہوتی ہے ورنہ اس پر تادیبی کارروائی ہوسکتی ہے یا اسٹیٹ بینک موعودہ تمسکات کو redeem کرسکتا ہے۔

97 پرزم سودے بینکوں کی ترجیحات کے مطابق FIFO (فرسٹ اِن فرسٹ آؤٹ) پر مبنی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی سودا مکمل نہ ہو تو پرزم تصفیہ طلب سودے کو قطار کی صورت میں رکھے گا۔ قطار میں غیر تصفیہ شدہ سودوں کی بڑی تعداد ہو تو گرڈلاگ پیدا ہوتا ہے۔

98 اس میں نہ صرف دستی کاؤنٹنگ، توثیق اور طبعی کرنسی نوٹ کی ذخیرہ کاری کی وجہ سے بلند معاشی لاگت ہوتی ہے بلکہ سماجی مسائل بھی ہوتے ہیں جیسے چوری کا خطرہ۔

99 پاکستان میں سماجی شمولیت اپنے ہمسر ممالک سے قدرے کم ہے اور اس کی 56 فیصد آبادی مالی دائرے سے باہر ہے۔

کاغذ پر مبنی سودے خردہ ادائیگیوں پر چھائے ہوئے ہیں---

نقد سودوں کے علاوہ غیر نقد خردہ بینکاری میں روایتی کاغذی چیک کے سودوں کی تعداد زیادہ رہی جبکہ دوسرے نمبر پر ای بینکاری سودے اختراعی رفتار اور تکنیکی ترقی کی بنا پر پچھلے چند برسوں میں تیزی اختیار کر گئے۔

کاغذ پر مبنی سودے (زیادہ تر چیک) مجموعی خردہ بینکاری سودوں میں حجم کے اعتبار سے 54.5 فیصد اور مالیت کے اعتبار سے 79 فیصد رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں کاغذ پر مبنی ادائیگیوں کا حجم تھوڑا بڑھ گیا اور مالیت 2.9 فیصد بڑھی جو 2012ء کی پہلی ششماہی میں 6.8 فیصد تھی۔ کاغذ پر مبنی خردہ بینکاری سودوں میں چیک کے ذریعے ہونے والے سودوں[100] کا حصہ 83.5 فیصد تھا جبکہ دوسرے اجزا ڈیمانڈ ڈرافٹ، پے آرڈر اور ٹیلی گرافک ٹرانسفر کل سودوں کا 10.2 فیصد تھے۔

باکس 8.1: نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (نفٹ)

سودوں کی مؤثر اور معتبر چکتائی ایک مضبوط نظام ادائیگی کی کلید ہے جس میں کلیرنگ مکینزم بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ قبل ازیں ایس بی پی بی ایس سی کمرشل بینکوں کو کلیرنگ اور چکتائی کی سہولتیں فراہم کرتا رہا ہے۔ اس کے بعد نفٹ، جو اہم بینکوں اور نجی شعبے کے کنسورشیم کا جوائنٹ وینچر ہے، کو پاکستان میں خودکار کلیرنگ ہاؤس سہولت کے قیام اور انتظام کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جس نے 1995ء میں خودکار کلیرنگ متعارف کرائی۔

اب نفٹ پاکستان کے 265 شہروں/قصبوں میں بینکوں کی 7365 شاخوں کو کثیر جہتی سہولتیں (چیک کلیرنگ، حکومت کے سماجی پروگراموں کے تحت حکومت سے عوام کو رقوم کی منتقلی، یوٹیلٹی بلز کی ادائیگی وغیرہ) فراہم کرتا ہے۔ نفٹ کی وجہ سے کارکردگی بہتر ہوئی ہے اور کلیرنگ کے عمل کا وقت کم ہونے کی وجہ سے زر کی رفتار بڑھی ہے۔

جدول 8.2: ای بینکاری ڈھانچہ

	شش2،2010ء	شش1،2011ء	شش2،2011ء	شش1،2012ء	شش2،2012ء
پوائنٹ آف سیل	44382	37232	35703	34879	34724
آن لائن برانچیں	7036	7416	8905	9291	9896
اے ٹی ایم کی تعداد	4734	5200	5409	5745	6232

چیک ٹرنکیشن کلیرنگ کے عمل کی کارکردگی بہتر بناسکتا ہے---

اگرچہ نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (نفٹ) نے کلیرنگ کے طریقہ کار کو بہتر بنایا (**باکس 8.1**) تاہم چیک ٹرنکیشن وہ شعبہ ہے جو پست لاگت، آسان اور ہموار رسائی اور چیک کی مؤثر چکتائی کے ذریعے کلیرنگ کے عمل میں مزید بہتری لاسکتا ہے۔[101]

چیک ٹرنکیشن پر گذشتہ دہائی کے وسط کے آس پاس کام شروع ہوا۔ تاہم کام کی رفتار آہستہ رہی حالانکہ قانونی فریم ورک - پے منٹ سسٹمز اینڈ الیکٹرانک فنڈ ٹرانسفرز ایکٹ 2007ء- میں مجاز پارٹی (مالی ادارہ، کلیرنگ ہاؤس یا سروس پرووائیڈر) کی طرف سے ٹرنکیٹیڈ چیکوں کے ذریعے برقی فنڈ ٹرانسفر کی تعریف، طریقہ کار اور عمل موجود تھا۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور نفٹ کی شراکت سے چیک ٹرنکیشن پراجیکٹ پر عملدرآمد میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ اس مقصد کے لیے معیاری طریق عمل، روڈ میپ اور بینکوں، نفٹ اور اسٹیٹ بینک کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ چیک ٹرنکیشن مکینزم کا نفاذ ہو سکے۔

ای بینکاری کا حصہ مسلسل بڑھتا رہا---

مصنوعات کی پیشکش اور ٹیکنالوجی پر مبنی طریقہ ہائے ادائیگی کے تنوع دونوں کے لحاظ سے ای بینکاری نے ایک عشرے میں تیزی سے ترقی کی ہے۔ جزوار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اے ٹی ایم سودوں کا حجم ای بینکاری میں 'بلند حجم اور پست مالیت کے سودوں' کی وجہ سے سرفہرست رہا ہے۔ اے ٹی ایمز کی تعداد جو جون 2006ء میں 1612 تھی جون 2012ء میں بڑھ کر 6232 ہوگئی (**جدول 8.2**)۔ رئیل ٹائم آن لائن بینکنگ (RTOB) پیش کرنے والی شاخوں کی تعداد 2012ء کے آخر تک 94 فیصد ہوگئی جبکہ جون 2008ء میں لگ بھگ 60 فیصد تھی (اشکال 8.5 اور 8.6) گوکہ انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری حجم اور مالیت کے اعتبار سے پست رہی۔ مجموعی ای بینکاری سودوں میں اس کا حصہ بہتر ہوتا رہا۔[102]

100 اس میں نقد نکلوانا، کلیرنگ، منتقلی اور ری فنڈ شامل ہیں۔

101 چیک ٹرنکیشن سے امیجز اور الیکٹرانک ڈیٹا کی بنیاد پر کلیرنگ سودوں کا تصفیہ ممکن ہوجاتا ہے اور آلات کی طبعی نقل و حرکت درکار نہیں ہوتی۔

102 انٹرنیٹ بینکاری پہلے صرف معلومات کا ذریعہ تھی، اب اس کے ذریعے مالی سودے ہوتے ہیں۔ موبائل بینکاری جو 2006ء میں وجود ہی نہیں رکھتی تھی اب اپنے قدم جما رہی ہے اور 'ہر جگہ ہر وقت' بینکاری بنتی جا رہی ہے۔

مالیت کے اعتبار سے ای بینکاری ادائیگیوں میں آر ٹی او بی سرفہرست رہی---

2012ء کی دوسری ششماہی میں نظام میں مزید 605 رئیل ٹائم آن لائن برانچوں کا اضافہ ہوا جس سے سودے بلحاظ مالیت 4 فیصد اور بلحاظ حجم 0.1 فیصد بڑھ گئے۔ پست حجم کی نمو کے باعث آر ٹی او بی کے سودوں کا اوسط سائز بڑھ کر 295000 روپے ہوگیا جبکہ پہلی ششماہی میں 284000 روپے تھا۔ دیگر ای سودوں کی نسبت آر ٹی او بی سودے کا حجم خاصا زیادہ تھا (اے ٹی ایم سودے کی اوسط مالیت 97500 کے مقابلے میں) کیونکہ زیادہ تر سودوں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں نے کیے۔

---جبکہ اے ٹی ایمز کی نمو نے سودوں کے حجم کو مزید بڑھایا

حجم کے لحاظ سے ای بینکاری سودوں میں اے ٹی ایمز سرفہرست رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی کے دوران نو تنصیب شدہ اے ٹی ایمز 8.5 فیصد بڑھ کر 6232 ہوگئے (2012ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.2 فیصد نمو کے مقابلے میں) جس سے اے ٹی ایم سودوں کا حجم اور مالیت مزید بڑھ گئی (**باکس 8.2**)۔ یہ نتیجہ جزوی طور پر ضوابطی ہدایات کی بنا پر نکلا جس کا مقصد اے ٹی ایمز کا کوریج تناسب (اے ٹی ایمز فی برانچ)[103] بڑھانا تھا جس کے تحت دیگر امور کے علاوہ بینکوں کے لیے ضروری تھا کہ ہر نئی کھلنے والی برانچ کے عوض ایک اے ٹی ایم کا اضافہ کریں۔ تاہم بیس افیکٹ اور دیگر متعدد عوامل کی وجہ سے سودوں کی مالیت اور حجم دونوں کی رفتار کم ہوئی۔

2012ء کی دوسری ششماہی میں اے ٹی ایم نیٹ ورک کی کارکردگی بہتر ہوئی کیونکہ ڈاؤن ٹائم سال کی پہلی ششماہی کے 12.5 فیصد کے مقابلے میں گھٹ کر 11.5 فیصد ہوگیا۔ اگرچہ کاروباری اور غیر کاروباری اوقات کے سودوں دونوں میں بہتری دیکھی گئی تاہم اول الذکر میں یہ زیادہ نمایاں تھی (**شکل 8.7**)۔ گذشتہ دو برسوں کے رجحان کا تجزیہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاؤن ٹائم کاروباری اوقات کے لیے اوسطاً جامد رہا جبکہ غیر کاروباری اوقات کے لیے بتدریج بڑھا۔ جیسا کہ ایف ایس آر کی پچھلی اشاعتوں میں اجاگر کیا گیا، تکنیکی مسائل، پورے سسٹم کے بریک ڈاؤن، بجلی کی کمی اور امن وامان کے حالات جیسے مسائل اے ٹی ایم کے ضائع شدہ اوقات پر منتج ہوئے۔ اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے بینکوں اور ضابطہ کار کو نظام کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں اس قسم کی شراکت ماضی میں بہت مؤثر رہی ہے جس سے اے ٹی ایم نیٹ ورک کی زبردست نمو ممکن ہوئی۔

شکل 8.5: 2012ء میں ای بینکاری سودے (بلحاظ حجم)

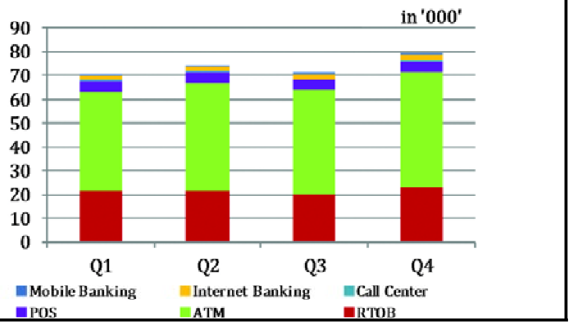

شکل 8.6: 2012ء میں ای بینکاری سودے (بلحاظ مالیت)

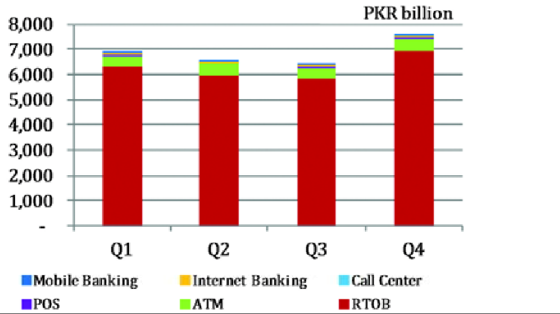

شکل 8.7: اے ٹی ایمز کا ڈاؤن ٹائم (فیصد حصہ)

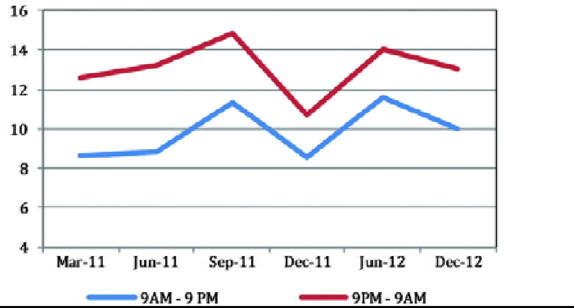

103 بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 1، 2012ء۔

وقت آ گیا ہے کہ ضابطہ کار بینکوں سے مل کر موجودہ ضوابطی ڈھانچے کا جائزہ لے تا کہ خدمات کی انجام دہی اور اے ٹی ایم کی دستیابی کو بہتر بنایا جا سکے۔ مزید یہ کہ بینکوں کو خدمات میں اضافہ کرنے نیز اے ٹی ایم استعمال کنندگان کو بلا تعطل خدمات فراہم کرنے کے لیے اے ٹی ایمز کی کارکردگی بہتر بنانا ہوگی۔

باکس 8.2: پاکستان میں خودکار ٹیلر مشینیں (اے ٹی ایم)

اے ٹی ایم کا نیٹ ورک نہ صرف تیزی سے بڑھا ہے بلکہ اس میں چوبیس گھنٹے نقد نکلوانے، بین البینک فنڈ منتقلی، یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی، نقد جمع کرانے، سرحد پار رقوم نکلوانے، کریڈٹ کارڈ ٹاپ اپ وغیرہ سمیت متعدد خدمات شامل ہوئی ہیں۔ تاہم اے ٹی ایم سودوں میں سب سے بڑا حصہ نقد نکلوانے اور بیلنس کی معلومات کا ہے۔ مزید پست استعمال کے حجم اور پست اوسط سودوں کی مالیت کا سبب متعدد عوامل تھے جن میں ایک دن کے اندر رقم نکلوانے پر عائد حدود، نقد نکلوانے پر عائد ودہولڈنگ ٹیکس، عوام کی جانب سے اوور دی کاؤنٹر خدمات کو ترجیح دیا جانا شامل ہیں۔ بلا دفتر بینکاری خصوصاً موبائل بینکاری کے ذریعے نقد نکلوانے اور ترسیلات کی خدمات جیسے نئے شعبے متعارف کرائے جانے سے بھی اے ٹی ایم کے استعمال کی شرح متاثر ہو سکتی ہے۔

صارفی مالکاری میں سست رفتاری کی وجہ سے پی او ایس پر مبنی سودوں میں کمی آئی---

ای بینکاری اپنے صارفین کو ان کے ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈز کے ذریعے سودوں کی انجام دہی کے ذریعے سہولت فراہم کرتی ہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں مجموعی پوائنٹ آف سیل (POS) سودوں میں 0.4 فیصد کا معمولی اضافہ دیکھا گیا جبکہ حجم 2.6 فیصد کم ہوگیا۔ مجموعی نصب شدہ پی او ایس ٹرمنلز پچھلے چند برسوں کے درمیان کم ہوتے رہے ہیں اور یہی رجحان زیر جائزہ مدت میں بھی حاوی رہا۔ ان کی تعداد دسمبر 2011ء میں 35703 سے گر کر دسمبر 2012ء میں 34724 ہوگئی (**جدول 8.2**)۔ چونکہ بیشتر پی او ایس سودے کریڈٹ کارڈ پر مبنی ہوتے ہیں اس لیے سودوں میں جمود سے بینکوں کے کریڈٹ کارڈ کاروبار میں سستی کی تصدیق ہوتی ہے جس میں 2008ء کے بعد خاصی کمی آئی ہے۔ اس کا سبب شاید اس جز میں بڑھے ہوئے خطرۂ قرض کی بنا پر صارفی مالکاری کے لیے قرضے دینے میں بینکوں کا محتاط رویہ تھا۔ چنانچہ بینکوں نے یا تو اپنا کریڈٹ کارڈ کاروبار کم کیا یا نئے صارفین کو کریڈٹ کارڈز دیتے وقت صرف متوسط اور بالائی طبقے کے کلائنٹس پر توجہ مرکوز کی۔

کم سطح کی بین البکنک بینکاری بڑھ رہی ہے---

انٹرنیٹ بینکاری اگرچہ ای بینکاری میں بہت تھوڑا حصہ رکھتی ہے تاہم اس میں بہتر آگاہی کی بنا پر بتدریج اضافہ ہوتا رہے۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں انٹرنیٹ بینکاری کے سودے 228 ارب روپے کے تھے اور اس طرح اے ٹی ایمز کے بعد یہ ای بینکاری سودوں میں بلحاظ مالیت تیسرے نمبر پر رہی۔ پچھلے دو برسوں میں اس کا حجم اور مالیت تقریباً دگنا ہوگیا۔ زیر جائزہ ششماہی کے دوران اس میں تقریباً دوہندسی نمو ہوئی جس سے ای بینکاری سودوں میں بلحاظ مالیت اس کا حصہ بڑھ کر 1.63 فیصد (پہلی ششماہی میں 1.5 فیصد تھا) اور بلحاظ 2.8 فیصد (پہلی ششماہی میں 2.6 فیصد تھا) ہوگیا۔

نئے کھلاڑیوں کے داخلے سے بلادفتر بینکاری کی نمو برقرار رہی---

جدول 8.3: بلادفتر بینکاری اظہاریے

	ش2، 2011ء	ش1، 2012ء	ش2، 2012ء	شرح نمو
ایجنٹوں کی تعداد	22512	29525	41467	40
کھاتوں کی تعداد	929184	1447381	2112052	46
سودوں کی تعداد (ملین)	37	54	67	25
سودے کی مالیت (ارب روپے)	138	200	292	46

موبائل ٹیلیفون کے نفوذ اور موبائل پر مبنی بینکاری خدمات فراہم کرنے والے اداروں کی تعداد بڑھنے کے باعث بلادفتر بینکاری بہت تھوڑے وقت میں بہت تیزی اختیار کر گئی ہے (**جدول 8.3**)۔ 2012ء کی دوسری ششماہی میں موبائل فون سروس سبسکرائبرز کی تعداد بڑھ کر 121.9 ملین ہوگئی جو لگ بھگ 69 فیصد ٹیلی ڈینسٹی کو ظاہر کرتی ہے (پہلی ششماہی میں 68.5 فیصد تھی)۔[104] اس نمو اور اس کے ہمراہ دو نئے کھلاڑیوں[105] کے داخلے نے بلادفتر بینکاری کے سودے کی مالیت اور حجم بہت بڑھا دیا۔ مستقبل قریب میں بلادفتر بینکاری کے شعبے میں صف اول کے بینکوں کی متوقع آمد کی بنا پر امید ہے کہ بینکاری خدمات کے اس جز میں اختراعات اور نمو تیزی سے بڑھیں گی۔

---

104 ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی۔

105 موبی کیش اور ٹائم پے۔

متعلقہ خطرات کے لحاظ سے ای بینکاری کوئی استثنا نہیں---

اگر چہ ای بینکاری سے کارکردگی بہتر ہوئی اور صارفین کو سہولت اور مالی خدمات کی دور دراز تک رسائی کا راستہ ملا تاہم اس میں متعدد خطرات برقرار ہیں۔ ان خطرات میں جرائم اور ہیکرز، سسٹم ڈیزائن کے نقائص شامل ہیں جس کے نتیجے میں استعمال میں عملی مشکلات پیش آتی ہیں اور خدمات کا معیار کم رہتا ہے، خدمات میں خلل پڑتا ہے، صارفین کے خفیہ کوائف کی چوری اور فراڈ کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ غیر مالی خدمات میں خطرے کی شدت اتنی نہیں جتنی مالی سودوں میں ہے۔ ان مسائل سے نمٹنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے نظام کی کارکردگی کو متاثر کیے بغیر خطرات کم کرنے کے لیے کئی ضوابطی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔[106]

106 مثال کے طور پر پی ایس ڈی کا سرکلر نمبر 2، 2007ء 'آپریشنل گائیڈ لائنز فار اے ٹی ایمز'، بی پی آر ڈی کا سرکلر نمبر 2008، 2ء 'برانچ لیس بینکنگ ریگولیشن فار فنانشل انسٹی ٹیوشنز'، پی ایس ڈی سرکلر نمبر 1، 2009ء 'آپریشنل گائیڈ لائنز فار کریڈٹ کارڈ بزنس ان پاکستان' وغیرہ۔